۱۳۷واں باب

حقیقی سالارِ جنگ کا معرکے پر تنقید و تبصرہ

سورۃُ الْاَنْفَالِ [۸ : ۹ قال الملا]

۲۶۷-اہلِ ایمان کی شناخت

۲۷۱-اللہ نے اپنے بندے کی آہ وزاری کو سن لیا

۲۷۲-جب اللہ شریکِ جنگ ہو گیا

۲۷۴-میدانِ جنگ میں جان بچانے کے لیے پیٹھ دکھانے کا انجام

۲۷۴-میدانِ بدر میں کفار اللہ کے ہاتھوں مارے گئے

۲۷۵-مشرکین مکہ کو ایک بار پھر دعوتِ ایمان

۲۷۷-جنگ کے مابعد ماحول میں اہلِ ایمان کو ہدایات

۲۸۰-غلبہ دین کے سپاہیوں کے لیے تقویٰ ہی زادِ راہ ہے

۲۸۱-قریش کی رُسوائی کیوں ضروری تھی

۲۸۳-بیت اللہ کے جائز متولی کون ہیں

۲۸۵-قریش کو ایک بار پھر پلٹ آنے کی دعوت

۲۸۶-مالِ غنیمت کی تقسیم

۲۸۶-اللہ نے کس طرح جنگ کا پانسہ مومنین کے حق میں پلٹا

۲۸۹-مومنین اور کفار کی فوجوں کے میدان میں اُترنے کے مختلف انداز

۲۹۰-شیطان، ملائکہ کو دیکھ کر اُلٹے پاؤں پھر گیا

۲۹۱-منافقین عسکری لشکر کے ساتھ جنگ سے گریزاں تھے

۲۹۲--آل کا اور یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ کا صحیح مفہوم

۲۹۴-مشرکینِ قریش سے بڑھ کر دشمنانِ دین: یہود

۲۹۶-مشرکین میدانِ بدر سے نکل بھاگنے پر مطمئن نہ رہیں

۲۹۷-اہلِ ایمان کے درمیان باہمی تعلق و محبت

۲۹۸-جنگ ابھی رُکی نہیں

۳۰۰-مالِ غنیمت اور قیدیوں سے فدیہ لینے کی گنجایش

۳۰۱-قیدیوں سے عمدہ سلوک

۳۰۱- اسلامی سلطنت سے باہر مقیم مسلمانوں سے رشتہ ولایت

۳۰۲- مواخاۃ میں قرار دیے گئے بھائی وراثت میں شریک نہیں ہیں

۱۳۷واں باب

حقیقی سالارِ جنگ کا معرکے پر تنقید و تبصرہ

غزوہ بدر کی تفصیلات آپ پچھلے باب میں مطالعہ فرما چکے ہیں، اب ذرا اس جنگ کے فوراً بعد، عین میدانِ جنگ میں نازل ہونے والی سورۃ کا مطالعہ فرمایے اور دیکھیے کہ اس پر خالق کائنات کیا تبصرہ فرماتا ہے کہ جس کی خاطر اہلِ ایمان خاک وخون میں غلطاں ہوئے اور جس کے بھروسے پر وہ اپنے سے تین گنی سے زائد فوج سے ٹکرا گئے تھے۔ یہ تبصرہ قرآن مجید کے ایک ایسی کتاب ہونے پر گواہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی رودادِ کارِ نبوت اور حالاتِ زندگی کو بیان کرتی ہے۔ یوں قرآن مجید، سیرت النبی ﷺ کا سب سے معتبر ترین ماخذ ہے، قرآن کے بیان سے متصادم دیگر تمام ذرائع سے ملنے والی معلومات، واقعات اور حقائق اس قابل بھی نہیں ہیں کہ اُن کا تذکرہ بھی کیا جائے۔

اہلِ ایمان کی شناخت: عرب میں رائج تمدن کے مطابق جنگ میں دشمن کا مال اُسی شریکِ جنگ، جنگجو کو ملتا تھا جو اس کو چھینتا یا حاصل کرتا تھا، یوں اگر دشمن کے ایک فرد کو قتل کرنے میں دو آدمی حصہ لیتے یا دعوے دار ہوتے تو اُن کے درمیان اُس سے حاصل ہونے والے مال پر ایک تنازعہ کھڑا ہو جاتا، جسے سپہ سالار کو طے کرنا ہوتا تھا، اسی طرح جنگ میں مامور وہ افراد جو اپنے مختلف النوع فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے دشمن سے غنیمت جمع نہیں کر پاتے اُن کے حصے کا تعین بھی ایک مشکل مقدمہ ہوتا۔ غزوہ بدر کے بعد یہی دونوں صورتیں پیش آئیں اس سے قبل کہ نبی ﷺ اِن معاملات میں کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے مشاورت فرماتے یا کسی رائے کا اظہار فرماتے۔ ربُّ العالمین کی جانب سے مالِ غنیمت کی تقسیم کا کلیہ بیان کر دیا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱﴾	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تم سے مالِ غنیمت کے متعلق پُوچھتے ہیں؟ بتایے کہ غنیمت کا مال تو اللہ اور اُس کے رسُولؐ کا ہے، پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات کی اصلاح کر لو۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اُس کے رسُولؐ کی فرماں برداری کرو ○

تمھارے ساتھ غزوہ بدر میں حصہ لینے والے تم سے مالِ غنیمت کی تقسیم وملکیت کے متعلق اللہ کی ہدایات پُوچھتے ہیں؟ اِنھیں بتایے کہ یہ غنیمت کا مال تو اللہ اور اُس کے رسُولؐ کا ہے، پس تم لوگ اِس کی تقسیم میں نہ جھگڑو، اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات میں آ جانے والی ناچاقی کی اصلاح کرلو۔ اگر تم مومن ہو تو سارے تنازعے کو بھلا کر اللہ اور اُس کے رسُولؐ کی فرماں برداری کرو۔

اوپر دی گئی آیات کو ایک بار پھر تفکر و تدبر سے پڑھیے، اہلِ ایمان کو ایمان کو اپیل کر کے حکم دیا گیا کہ اللہ کا خوف کرو، غنیمت کے معاملے پر جو کچھ بھی تنازعات رہے ہوں اُن کو بالکل بھلا دو، اپنے تعلقات کی اصلاح کرلو۔ غنیمت کا مال تو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا ہے، وہ جس طرح چاہیں گے اِس کی تقسیم و استعمال کی صورت نکلے گی۔ بات اتنی ہی نہیں رہی، غنیمت کے مال کی تقسیم پر ایک مومن سے جو روّیہ مطلوب ہے وہ رہتی دنیا تک تمام معاملات میں وہی روّیہ معیار ہے، دیکھیے دل میں اُتر جانے والے کن شان دار کلمات میں بیان کیا جا رہا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾

حقیقت میں مومن تو وہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سُن کر کانپ اُٹھتے ہیں اور جب اللہ کی آیات اُن کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور وہ اپنے رب پر پورا بھروسہ کرتے ہیں ○ ایسے ہی لوگ ہیں جو نماز کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور جو کچھ بھی ہم نے ان کو بخشا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں ○ یہ لوگ ہی در حقیقت ایمان والے ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑا مرتبہ، مغفرت اور عزت سے ملنے والے انعامات ہیں ○

حقیقت میں مومن تو وہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا حکم اور ذکر سُن کر کانپ اُٹھتے ہیں اور جب اللہ کی آیات اُن کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے جذبہ اطاعت اور جوشِ ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور وہ اپنے ساتھ ہر بھلائی اور ہر مصیبت کے لیے اپنے رب پر پورا بھروسہ کرتے ہیں ○ ایسے ہی لوگ ہیں جو پابندیٔ وقت اور خشوع و خضوع کے ساتھ انتظامِ نماز کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور جو کچھ بھی تھوڑا یا بہت ہم نے ان کو اسبابِ دنیا بخشا

ہے اُس میں سے اللہ کی رضاجوئی میں خرچ کرتے ہیں○ان اوصاف کے حامل لوگ ہی درحقیقت ایمان والے ہیں۔ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑا مرتبہ، مغفرت اور عزت سے ملنے والے انعامات ہیں○

اہلِ ایمان شہرِ مدینہ سے جنگ کے لیے نکلے تھے: غنیمت کی تقسیم کے معاملے میں زمانہ جاہلیت کی قدیم رسم سے ہٹنے پر ناگواری بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ مدینے سے ضعیف الایمان لوگوں کو قافلے کے بجائے مسلح لشکر سے ٹکرانے کے لیے نکلتے وقت پیش آئی تھی پچھلے باب ۱۳۶ میں قارئین اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں [صفحہ نمبر ۲۱۷-۲۱۸ اور اگلے صفحات: ۲۹۱-۲۹۲]

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾

یہ ویسے ہی ہے جب تمھارا رب ایک مقصد کے لیے تم کو گھر سے نکال لایا تھا اور مسلمانوں کے ایک گروہ کو یہ سخت ناگوار تھا وہ تجھ سے جھگڑ رہے تھے باوجودیکہ اُس بات کا صحیح ہونا واضح تھا۔ گویا وہ سامنے نظر آتی موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہوں○

مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ دلوں میں ناگواری ویسی ہی ہے جیسی اُس وقت پیش آ رہی تھی جب تمھارا رب ایک متعین مقصد [دشمنانِ دین کے ساتھ جنگ] کے لیے تم کو گھر سے نکال لایا تھا اور مسلمانوں کے ایک گروہ** کو یہ سخت ناگوار تھا، وہ جنگ پر جانے کے اس طے شدہ فیصلے پر تجھ سے جھگڑ رہے تھے باوجودیکہ اُس بات کا صحیح [امرِ حق] ہونا ان پر اچھی طرح واضح تھا۔اُن کی حالت ایسی پتلی تھی کہ گویا وہ سامنے نظر آتی موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہوں۔

اگلی آیاتِ مبارکہ اہلِ ایمان کے شہر سے نکلنے کے موقع پر لشکر سے مومنین کو ٹکرانے کے اللہ کے ارادے کی اطلاع کو مزید مستحکم کر رہی ہے۔مزید قابلِ غور بات یہ بھی ہے کہ حق کی کامیابی پر کراہیت و ناگواری کو اللہ

** یہاں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ یہ کون لوگ تھے آیہ ۵۱ میں وضاحت کی گئی کہ یہ منافقین تھے اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا، [اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ، اوّل الذکر [منافقین] تو بدر پر روانہ ہی نہیں ہوئے اور مومنین جو ابھی ایمان کے معیار مطلوب پر نہیں پہنچے تھے وہ اس طرح جا رہے تھے کہ گویا وہ سامنے نظر آتی موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہوں۔

تعالیٰ نے مشرکین کے لیے خاص نہیں کیا ہے جب کہ شکست و ہزیمت اور جانی و مالی نقصان تو صرف مشرکین قریشِ مکہ کا ہوا تھا، کہا گیا کہ: وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ؛ ثابت ہوا کہ ناگواری اور رنج و غم تمام مخالفین [منافقین اور یہود] کا نصیب بنی، یہ سارے کے سارے دینِ حق کی مخالفت کے مجرم تھے۔

وَ اِذۡ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحۡدَی الطَّآئِفَتَیۡنِ اَنَّہَا لَکُمۡ وَ تَوَدُّوۡنَ اَنَّ غَیۡرَ ذَاتِ الشَّوۡکَۃِ تَکُوۡنُ لَکُمۡ وَ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّحِقَّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ یَقۡطَعَ دَابِرَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷﴾ لِیُحِقَّ الۡحَقَّ وَ یُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۸﴾	یاد کرو وہ موقع جب کہ اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے کوئی ایک تمھیں مل جائے گا۔ تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمھیں مل جائے۔ مگر اللہ کا ارادہ یہ تھا کہ اپنے حکم سے حق کا حق ہونا ثابت کر دکھائے اور منکرین کی جڑ کاٹ دے ○ تاکہ حق کا برسرِ حق ہونا اور باطِل کا برسر باطِل ہونا ثابت ہو جائے خواہ مجرموں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو ○

یاد کرو وہ موقع جب کہ اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ مقابلے کے لیے نکلو، گزرنے والے تجارتی قافلے اور اسلحہ کی فوجی سج دھج سے آنے والے لشکر، اِن دونوں گروہوں میں سے کوئی ایک تمھاری صداقت و جاں نثاری کے انعام میں تمھیں مل جائے گا۔ تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح تجارتی گروہ تمھیں مل جائے مگر اللہ کا ارادہ یہ تھا کہ اپنے حکم سے میدانِ جنگ میں دعوتِ حق کا حق ہونا ثابت کر دکھائے اور منکرینِ حق کی جڑ کاٹ دے تاکہ حق کا برسرِ حق ہونا اور باطِل کا برسرِ باطِل ہونا ثابت ہو جائے خواہ مجرموں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

اللہ نے اپنے بندے کی آہ و زاری کو سن لیا

اگلی آیات میں میدانِ کارزار کا وہ کانٹے کا موقع بیان ہو رہا ہے، جب رات گئے اللہ نے اپنے بندے محمد ﷺ کی آہ و زاری اور التجا کو سن لیا تھا، جس کی تفصیل ہم پچھلے باب میں بیان کر چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میدانِ جنگ میں جب لوہے سے لوہا ٹکرائے [تلواریں قتال کریں] تو کثرت سے اللہ کو یاد کرو۔ جب ایسا کیا جائے گا اور صدقِ دل سے اللہ کو یاد کیا جائے گا تو اللہ ضرور مدد کو آئے گا، مگر جب شرک کے رسیا جنگ میں اللہ کے بجائے اپنے خود ساختہ مشکل کشاؤں اور جعلی معبودوں کو پکاریں گے تو ذلت و نکبت ہی مسلط ہو گی۔

اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ ﴿۹﴾ وَ مَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشۡرٰی وَ لِتَطۡمَئِنَّ بِہٖ قُلُوۡبُکُمۡ ۚ وَ مَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۱۰﴾

اور وہ مرحلہ بھی یاد رہے جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد سن کر اِذن فرمایا کہ میں تمھاری نصرت کے لیے پیہم ایک ہزار فرشتے روانہ کر رہا ہوں ○ اور اللہ نے یہ صرف اس لیے کیا کہ تمھیں بشارت ہو جائے اور تمھارے دلوں کو اس سے قرار آئے، و گرنہ نصرت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، یقیناً اللہ زبردست اور بڑی حکمت والا ہے ○ ۱۰

اور اس معرکے کا وہ مرحلہ بھی یاد رہے جب تم اپنے رب سے مدد کے لیے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد سن کر اِذن فرمایا کہ میں تمھاری نصرت کے لیے پیہم ایک ہزار فرشتے روانہ کر رہا ہوں اور اللہ کی جانب سے یہ اعلان صرف اس لیے کیا گیا کہ تمھیں بشارت ہو جائے اور بے سرو سامانی اور عددی قلت کے ماحول میں تمھارے مضطرب دلوں کو اس بشارت سے قرار آئے، و گرنہ بشارت ہو یا نہ ہو، فتح و نصرت تو جب بھی ہوتی ہے ہمیشہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی مدد اُس کی سنت ہے۔، یقیناً اللہ زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔ ۱۰○

جب اللہ شریکِ جنگ ہو گیا

رب العالمین کی جانب سے آنے والی اگلی دو آیات [۱۱،۱۲] اہلِ ایمان کی کامیابی کا کھلا راز کس طرح فاش کرتی ہیں کہ اللہ خود میدانِ جنگ میں اپنے اُن بندوں کی مدد کے لیے شریکِ جنگ ہو گیا تھا، جنھوں نے اپنے صبر واستقامت سے اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کر دیا تھا۔ اہلِ ایمان کے دوش بدوش مشرکوں کی گردنیں فرشتوں کے ذریعے اُڑانے کے ساتھ ایک اور جو بڑا انعام اللہ نے اپنے بندوں کے ساتھ اُس روز فرمایا وہ یہ تھا کہ عین میدانِ جنگ میں آغازِ قتال سے چند گھنٹے قبل شب کو گہری اور سکون عطا کرنے والی نیند عطا کی اور پھر ایک ایسی بارش برسائی جس نے نہ صرف اُن کے جسموں کو ایک نئی زندگی عطا کی بلکہ شیطان نے جو بھی اُن کے دلوں میں خوف ڈالنے کی کوششیں کی تھیں اُن کو رائیگاں کر دے۔

اِذۡ یُغَشِّیۡکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنۡهُ وَ یُنَزِّلُ
عَلَیۡکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمۡ بِهٖ وَ
یُذۡهِبَ عَنۡکُمۡ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ وَ لِیَرۡبِطَ
عَلٰی قُلُوۡبِکُمۡ وَ یُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَ ﴿۱۱﴾
اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّکَ اِلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیۡ مَعَکُمۡ
فَثَبِّتُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ سَاُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ
الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ
الۡاَعۡنَاقِ وَ اضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ کُلَّ بَنَانٍ ﴿ؕ۱۲﴾
ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ۚ وَ مَنۡ
یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ
الۡعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِکُمۡ فَذُوۡقُوۡهُ وَ اَنَّ
لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

اور یاد کرو جب اُس نے غنودگی کی شکل میں تم پر امن کی کیفیت طاری کردی تھی۔ اور آسمان سے تمھارے اوپر پانی برسا یا تھا تاکہ تم کو پاک کردے اور تمھارے اندر شیطان کے ڈالے ہوئے وساوس مٹادے اور اس سے تمھارے دلوں کو مضبوط کرے اور قدموں کو جمادے ○ اور جب کہ تمھارا رب فرشتوں کو کہہ رہا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں، تم ایمان لانے والوں کے قدم جمائے رکھو، میں ابھی ان کافروں کے دلوں میں رُعب ڈالے دیتا ہوں، پس تم ان کی گردنیں اُڑاؤ اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقابلہ کرے تو بلا شبہ اللہ اُس کو نہایت سخت سزا دینے والا ہے۔ پس اے منکرو! یہ ہے سزا، چکھو اِس کا مزا! اور جان رکھو کہ حق کا انکار کرنے والوں کے لیے آگ کا عذاب ہے ○

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اُس نے معرکہ خوں ریز سے قبل شب بھر غنودگی کی شکل میں تم پر امن و اطمینان و بے خوفی کی کیفیت طاری کردی تھی۔ اور آسمان سے تمھارے اوپر پانی برسایا تھا تاکہ تمھارے جسم کو ہر طرح کی گندگی اور نامہ اعمال کو ہر سابقہ خطا سے پاک کردے اور تمھارے ذہن و خیال سے شیطان کے ڈالے ہوئے وساوس مٹادے اور ساتھ ہی اس بارانِ رحمت سے تمھارے دلوں کو مضبوط کرے اور قدموں کو بھی جمادے۔ اور ہاں وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے، جب کہ تمھارا رب فرشتوں کو وحی کے ذریعے کہہ رہا تھا کہ فرشتے جان لیں کہ میں تمھارے [محمدؐ کے لشکر کے] ساتھ ہوں، اے فرشتو! تم ایمان لانے والوں کے قدم اِس میدانِ کارزار میں جمائے رکھو، میں ابھی ان کافروں کے دلوں میں رُعب ڈالے دیتا ہوں، پس تم ان کی گردنیں اُڑاؤ اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی دعوت اور دین کا برسوں پیہم مقابلہ کیا اور جو بھی اس طرح اللہ اور اس

کے رسولؐ کا مقابلہ کرے تو بلاشبہ اللہ اُس کو نہایت سخت سزا دینے والا ہے۔ پس اے دینِ حق کے منکرو اور مخالفو! یہ ہے تم لوگوں کی ذلت آمیز سزا، چکھو اِس کا مزا! اور جان رکھو کہ دینِ حق کا انکار کرنے والوں کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب تیار ہے۔

میدانِ جنگ میں جان بچانے کے لیے پیٹھ دکھانے کا انجام

اب موضوع کی مناسبت سے اہلِ ایمان کے لیے میدانِ جنگ میں صبر و استقامت کے ساتھ نذرانہ جاں پیش کرنے کا ایک سلیقہ بیان کیا جارہا ہے، جس پر کرائے کے سپاہی کبھی عمل نہ کر سکے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

اے ایمان والو، جب کفار سے برسرِ جنگ ہو تو ان کے مقابلہ میں ہرگز پیٹھ نہ دکھانا ○ جو ان کو اس دن پیٹھ دکھائے گا، سِوائے جنگی چال کے طور پر یا اپنی فوج سے جا ملنے کے لیے، تو وہ اللہ کے غضب میں گھر جائے گا، اُس کا ٹھکانا جہنّم ہو گا، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ○

اے ایمان والو جس طرح دو فوجوں کے درمیان باقاعدہ جنگ ہوتی ہے، جب اس طور کفار سے برسرِ جنگ ہو تو ان کے مقابلہ میں ہرگز پیٹھ نہ دکھانا۔ جو ان کو اس دن پیٹھ دکھائے گا، سِوائے اِس کے کہ وہ جنگی چال کے طور پر پلٹے یا اپنی ہی فوج کی کسی دوسری بٹالین سے جا ملنے کے لیے پیچھے کی جانب سمٹے، تو وہ اللہ کے غضب میں گھر جائے گا، اُس کا ٹھکانا جہنّم ہو گا، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

میدانِ بدر میں کفار کی ہلاکت کے بارے میں ارشادِ ربّانی

اس زمین پر اللہ نے اپنے آخری نبی، رسول اللہ ﷺ کو مبعوث ہی اس لیے کیا تھا کہ وہ سارے نظام ہائے باطل پر اللہ کے دین کو غالب کرکے دکھائیں۔ ایک مثالی اسلامی ریاست کو بالفعل قایم کرکے دکھانا اللہ نے طے کر لیا تھا، اس لیے ضروری تھا کہ اللہ کافروں کی ہر تدبیر کو اپنے ہاتھوں الٹ دے۔

فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡهُمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمۡ ۪ وَ مَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ وَ لِيُبۡلِيَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِکُمۡ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوۡهِنُ کَيۡدِ الۡکٰفِرِيۡنَ ﴿۱۸﴾

پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انھیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور وہ خاک جو تُم نے اُن کی طرف پھینکی تھی تم نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی ایسا اس لیے کہ اللہ اہلِ ایمان کو اِس میں آزمائے، بہترین کامیابی کے انداز سے ۔ یقیناً اللہ سُننے اور جاننے والا ہے ○ یہ ہے معاملہ ! اور اللہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ کافروں کی تدابیر الٹ کر رہے گا ○

پس حقیقت یہ ہے کہ غزوہ بدر میں جو دشمنانِ دین بظاہر تمھارے ہاتھوں مارے گئے تم نے انھیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور اِسی طرح وہ جو مٹھی بھر خاک تُم نے آغازِ جنگ پر اُن کی طرف پھینکی تھی تم نے نہیں پھینکی تھی بلکہ درحقیقت وہ تو اللہ نے تیرے ہاتھوں کے ذریعے پھینکی تھی ایسا اس لیے کیا گیا تا کہ اللہ اہلِ ایمان کو اِس جنگ میں آزمائے اور آزمائش بھی ایسی کہ جس میں بہترین کامیابی کے انداز سے گزارنا ہی اللہ کا مقصود تھا۔ یقیناً اللہ سُننے اور جاننے والا ہے۔ یہ معاملہ جو کچھ ہوا تمھارے سامنے ہے ! اور اللہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ کافروں کی تدابیر الٹ کر رہے گا، جیسا کہ مکہ میں رسول کی سازشِ قتل سے، غارِ ثور تک اور پھر تلاش کی ساری تدابیر کو وہ ناکام کرتا آ رہا ہے۔

مشرکین مکہ کو ایک بار پھر دعوتِ ایمان

ابو جہل نے جنگ کے ارادے سے مدینے کی جانب روانہ ہوتے ہوئے کعبے کے پردے پکڑ کر دعا کی تھی [دعا کے الفاظ آیہ ۳۲ میں آئے ہیں] جس دعا کا حاصل یہ دعویٰ تھا کہ ہم حق پر ہیں لہذا کعبے کے مالک کو محمد [ﷺ] کے مقابلے میں ہمیں فتح عطا کرنی چاہیے، اللہ نے اپنا فیصلہ سنا دیا اور دیکھنے والے جان گئے کہ کون حق پر تھا اگر چہ اپنی شکست کو دیکھ کر ہی اُسے موت آئی لیکن اس فیصلے کے عواقب اور چند ہی برس بعد مسلمانوں کے ہاتھوں فتح مکہ کو وہ بدنصیب نہ دیکھ سکا۔ مسلمانوں کو اگرچہ فتح مبین حاصل ہوئی تھی مگر ابھی کوئی بھی ذی عقل انسان یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ محمد ﷺ کا لایا ہوا دین جلد ہی سارے حجاز ہی کا نہیں بلکہ قریب کے دو برِ اعظموں، ایشیا اور افریقہ کا دین بننے جا رہا ہے۔ جبریلِ امین علیہ السلام کا لایا ہوا کلام سُنیے کہا جا رہا ہے، باز آ جاؤ، دوبارہ مار کھانے آؤ گے تو پھر مار ہی پڑے گی ! وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا نَعُدۡ !

۲۶ اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ‌ ۚ وَاِنۡ
تَنۡتَهُوۡا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا نَـعُدۡ‌ ۚ
وَلَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡكُمۡ فِئَتُكُمۡ شَيۡـئًا وَّلَوۡ
كَثُرَتۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲۶

اگر تم فیصلہ چاہ رہے تھے تو، فیصلہ تمھارے سامنے آچکا ہے اب اگر باز آجاو تو تمھارے ہی لیے بہتر ہے، اگر تم پھر دوبارہ کروگے تو ہم بھی اعادہ کریں گے اور تمھاری کتنی ہی اکثریت ہو تمھارے کچھ کام نہ آسکے گی، جان لو کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے ○ ۲۶

مکے سے اہلِ ایمان کو نکالنے والے ان کافروں سے کہہ دو کہ اگر تم اس جنگ کے ذریعے حق و باطل کے درمیان فیصلہ چاہتے تھے تو، فیصلہ تمھارے سامنے آچکا ہے اب اگر تم حق کے مقابل اپنی ضد سے باز آجاؤ تو تمھارے ہی لیے بہتر ہے، اگر تم پھر دوبارہ اہلِ ایمان کو مٹانے کی کوشش کروگے تو ہم بھی بدر جیسی رُسوائی کا اعادہ کریں گے اور تمھاری کتنی ہی اکثریت ہو، تمھارے کچھ کام نہ آسکے گی، جان لو کہ، اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔ ۲۶

جنگ کے مابعد حالات وماحول میں اہلِ ایمان کو ہدایات

یہاں سے ایک دوسرا اسلسلہ کلام ہے جس میں جنگ کے بعد اُبھر کر آنے والے کردار کے پہلوؤں کے لحاظ سے محمد الرسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے خطاب ہے۔اِس خطاب میں جہاں آنے والے دور میں آپس کے تعلقات کے ساتھ مخالف گروہوں [منافقین، یہود، مشرکینِ قریش] سے معاملات پر ہدایات ہیں وہیں اِس جنگ کے نتیجے میں دلوں میں اُٹھنے والے خیالات وسوالات کا جواب بھی نظر آتا ہے۔ یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ اِس جنگ میں مہاجرین کے اپنے ہاتھوں اور دیگر مسلم مجاہدین کے ہاتھوں اُن کے قریبی رشتہ دار ہلاک ہو جانے نے دلوں میں سوالات کو جنم دیا ہو گا۔ کسی کا سگا باپ مارا گیا تھا، تو کسی کا بھائی اور داماد کسی کا چچا تو کسی کا ماموں۔

حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو آزردہ دیکھ کر رسول اللہؐ نے اُن سے پوچھا کہ کیا باپ کی موت پر آزردہ ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں، بلکہ غم کی بات یہ ہے کہ مجھے اپنے باپ کی عقل وفراست پر یقین تھا کہ وہ ضرور ایمان کے پیغام کو سُن لے گا، لیکن افسوس ایسا نہ ہوا۔ روایات سے ہمیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائے خیر کے ساتھ کیا جواب دیا، تاہم جبریل امین علیہ السلام رب العالمین کی جانب سے یہ جواب لے کر آئے کہ "اللہ اُن میں قبولِ حق کے لیے کچھ بھی خیر پاتا، تو وہ ضرور انھیں سُننے کی توفیق دے دیتا۔" گویا اِن مارے جانے والے رشتے داروں میں کوئی خیر نہ تھی اور اِن کے وجود سے زمین کا پاک ہونا ضروری تھا۔ عتبہ بد دعا سننے والے اُن سات میں سے ایک تھا جو نبی ﷺ کی پیٹھ پر او جھڑی پڑنے پر ہنس رہے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾	اے ایمان لانے والو! سننے کے بعد اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کی اطاعت کرو اور رو گردانی نہ کرو ○ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا، وہ سنتے ہی نہیں ○ یقیناً اللہ کے نزدیک بد ترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں، جو عقل سے کام نہیں لیتے ○ اگر اللہ اُن میں قبولِ حق کے لیے کچھ بھی خیر پاتا، تو وہ ضرور انھیں سُننے کی توفیق دے دیتا اور اگر وہ اُن کو اپنے احکامات سُنوا دیتا تو وہ بے رُخی کے ساتھ منہ پھیر لیتے ○

اے ایمان لانے والو! سننے اور جاننے کے بعد کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کا مطالبہ و منشا کیا ہے، اُن کے احکامات کی بلا چون وچرا اطاعت کرو اور ہر گز روگردانی نہ کرو۔ اُن منافق لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا، جب جذبہ اطاعت ہی نہ ہو تو کہاں کا سننا سنانا، درحقیقت وہ سنتے ہی نہیں یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ انسان ہیں جو حق کو سننے اور حق کا اعلان کرنے کے لیے بہرے اور گونگے ہیں، جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اگر اللہ اُن میں قبولِ حق کے لیے کچھ بھی خیر پاتا، تو وہ ضرور انھیں سُننے کی توفیق دے دیتا۔ اور اگر خیر کی جانب بغیر کسی میلان کے وہ اُن کو اپنے احکامات سُنوا دیتا تو وہ بے رُخی کے ساتھ منہ پھیر لیتے۔

جنگ سے قبل کفار کے لشکر کی آمد کی اطلاع پر نفاق کے مارے کلمہ گو اور یہود اس غلط فہمی میں تھے کہ محمد [صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم] کے لائے ہوئے دین کے دن پورے ہو گئے ہیں، لیکن جنگ کے نتیجے نے اِن کے ارمانوں کا جنازہ ہی نہیں نکالا تھا، اِن کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی، دلوں کا بغض زبانوں پر آ رہا تھا اور بہانے بہانے بڑے روشن خیال، معصوم اور دانشور بن کر ایسے نامعقول اعتراضات رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور قرآن کریم پر پیش کر رہے تھے، جن کو سن کر مومنین و مخلصین کا ایمان خطرے میں پڑ سکتا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے روح الامین سے کہلوایا:

"بچو اُس بیماری سے جس کا وبال صرف مخصوص مجرموں تک محدود نہ رہے گا"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کی دعوت کی بڑھ کر تصدیق و تعمیل کرو جب کہ تمھیں اُس چیز کی طرف بلایا جا رہا ہے جو حیات آفرین ہے، اور جان رکھو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان موجود ہے اور بے شک اُسی کے سامنے تم میدانِ حشر میں جمع کیے جاؤ گے اور ○ بچو اُس بیماری سے جس کا وبال صرف مخصوص مجرموں تک محدود نہ رہے گا، اور جان رکھو کہ یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○

اے ایمان لانے والو! اللہ اور اُس کے رسول کی دعوت کی بڑھ کر تصدیق و تعمیل کرو جب کہ تمھیں اُس چیز

کی طرف بلایا جارہا ہے جو حیات آفرین ہے، منافقین کی پیروی نہ کرو اور نفاق سے بچو اور جان رکھو کہ نفاق تو دلوں کی ایسی بیماری ہے جو اعمال کی نیتوں کو کنٹرول کرتی ہے؛ اور اللہ کی بڑائی اور حاکمیت کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان سب کچھ دیکھنے اور سننے کے لیے موجود ہے اور بے شک اُسی کے سامنے تم میدانِ حشر میں جمع کیے جاؤ گے۔ منافقین کا معتبر ہونا اور نفاق کا پھیلنا اہلِ ایمان کے درمیان ایک فتنہ عظیم اور متعدی بیماری ہے، اور بچو اُس بیماری سے جس کا وبال صرف مخصوص مجرموں تک محدود نہ رہے گا، بلکہ اُس کو پروان چڑھتا دیکھنے والے نیکوکاروں اور بے گناہوں ** کو بھی ہلاک کر دے گا اور جان رکھو کہ یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

** اشارہ ہے اُن مخلص مومنین کی جانب جو بغیر کسی نفاق کے منافقین کی پیدا کردہ فضا میں لشکر کے مقابلے میں قافلے کی طرف مائل تھے یا مالِ غنیمت کے معاملے میں کسی تردد کا شکار تھے، جس کا اشارہ گزشتہ آیات میں یوں کیا گیا: وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿٥﴾ ..... اور ..... يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ

اگلی آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے احسانات کے ساتھ یاد دلاتا ہے کہ: مال اور اولاد فتنہ ہے۔

وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ
فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ
رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا
اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ
وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ٣٦

اُس وقت کو یاد کرو جب تم تعداد میں قلیل اور ملک میں دبا کر رکھے گئے تھے، یہ اندیشے تم کو ستاتے تھے کہ کہیں لوگ تمھیں اچک نہ لیں۔ پھر اللہ نے تم کو پناہ مہیا کر دی، اور تم کو اپنی نصرت سے قوت عطا کر دی اور تمھیں پاکیزہ رزق مہیا کر دیا، امید ہے کہ تم شکر کرو گے ○ اے ایمان لانے والو جانتے بُوجھتے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرنا، اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرنا، اور جان رکھو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد حقیقت میں ایک امتحان کا سامان ہیں، اور یہ کہ یقیناً اللہ ہی کے پاس اجر عظیم ہے ○ ۳۶

اُس وقت کو یاد کرو جب چند ماہ قبل تم تعداد میں قلیل اور ملک میں [مکہ میں] دبا کر رکھے گئے تھے، یہ اندیشے تم کو ستاتے تھے کہ کہیں لوگ تمھیں اچک نہ لیں۔ پھر اللہ نے تم کو اِس شہرِ مدینہ میں پناہ مہیا کر دی، اور تم کو اپنی نصرت سے حکومت اور قوت عطا کر دی اور تمھیں پاکیزہ رزق کی شکل میں زندگی کا سامان مہیا کر دیا، امید کی جاتی ہے کہ تم اپنے روّیے سے جاری کشمکش میں شکر گزاری کا اظہار کرو گے۔ اے ایمان لانے والو! اطاعت و فرماں برداری تم پر اللہ کا حق ہے، جانتے بُوجھتے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ اُن کے حقوق میں خیانت نہ کرنا، اور ایمان لا کر جو عہدِ وفا کیا ہے وہ ایک امانت ہے، نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کر کے بے وفائی کرنا، اور اِس دورِ کشمکش میں اے ایمان والو، اور جان رکھو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد حقیقت میں تمھارے ایمان کی صداقت کے لیے ایک امتحان کا سامان ہیں، دین کی نصرت پر اِن کی حفاظت و محبت ہر گز ترجیح نہ پائے اور یہ کہ یقیناً اللہ ہی کے پاس اجر عظیم ہے۔ ۲۶ تا ۳۸

غلبۂ دین کے سپاہیوں کے لیے تقویٰ ہی زادِ راہ ہے

اہلِ ایمان کو درسِ وفاداری دینے اور غلبۂ دین کے لیے اپنے مال اور اپنی اولاد کی خواہشات کی قربانی دینے کی ہدایت کے بعد فرمایا جا رہا ہے کہ اگر تم اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارو گے تو اللہ تمھیں حق کی شناخت اور منافقین و یہود کی چالوں کو پہچاننے کی بصیرت عطا فرما دے گا۔ خامیوں کو دُور اور خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾	اے ایمان لانے والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمھیں بصیرت عطا کر دے گا ++۔ اور تمھاری خامیوں کو تم سے دُور کر دے گا اور تمھاری مغفرت فرما دے گا۔ اور اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے ○

اے ایمان لانے والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے ہوئے پرہیز گاری پر جمے رہو گے تو اللہ زندگی کے ہر معاملے میں صحیح و غلط اور حق و باطل کی پہچان کے لیے تمھیں بصیرت عطا کر دے گا ++۔ اور تمھاری خامیوں کو تم سے دُور کر دے گا اور تمھاری مغفرت فرما دے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا عالی ظرف و عالی مرتبت فضل فرمانے والا ہے ○

++ ایک دوسرا ترجمہ / مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ باطل کے مقابلے میں حق کو غالب ہونے کی کوئی واضح علامت یعنی فرقان عطا کر دے گا جیسے غزوہ بدر کی فتح کے موقع پر اُس کو یوم الفرقان کہا گیا کیوں کہ غزوہ بدر میں قریش کی

شکست نے اسلام کے غلبے اور جاہلیت کے لیے شکست کے فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔ تاہم اس آیہ مبارکہ کی اگلی باتیں کشمکش کے بارے میں نہیں بلکہ اہلِ ایمان کے اوپر فضل و عطا کے بارے میں ہیں' یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ تمھاری خامیوں کو تم سے دور اور تمھاری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا اعالی ظرف و عالی مرتبت فضل فرمانے والا ہے 'اِن باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ زیادہ قرینِ قیاس ہے کہ فرقان بھی اہلِ ایمان کے اوپر براہِ راست کوئی فضل و عطا ہو چناں چہ وہ اہلِ ایمان کو عطا ہونے والی ایسی بصیرت ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں اُنھیں یہ رہ نمائی کرتی ہے کہ کون سا روّیہ اللہ کی رضا اور خوشنودی کا موجب ہو گا اور کون سا نہیں۔ سیّد مودودیؒ نے یہی مطلب لیا ہے اور جملے کا ترجمہ یوں کیا ہے "، اگر تم خدا ترسی اختیار کرو گے تو اللہ تمھارے لیے کسوٹی بہم پہنچا دے گا "

قریش کی رُسوائی کیوں ضروری تھی

اِس جاری رکوع کی پہلی آیت کو چھوڑ کر جس میں متقی مومنین کو فرقان / بصیرت عطا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے، باقی تمام رکوع قریش مکہ کے اب تک کے کرتوتوں پر چارج شیٹ ہے، تاہم آخری دو آیتیں [۳۶ اور ۳۷] منافقین اور یہود کا بھی احاطہ کرتی ہیں۔ آنے والی سطور میں آیات مبارکہ کے ترجمے اور مفہوم سے قبل ایک مختصر خلاصہ ہے جو آیات کو سمجھنے میں مدد دے گا۔

اِن قریش کی رسوائی اور سر بریدہ لاشوں پر کوئی کیوں روئے، یہ تو ایسے کم نصیب اور دشمنِ دین تھے کہ تیرے لیے قید و بند اور قتل کی سازشیں کرتے رہے، جب اللہ کا کلام سنایا جاتا تو بڑے طنطنے سے کہتے کہ ہم بھی ایسا ہی کلام پیش کر سکتے ہیں، دریدہ دھنی اور ناروا جرأت کا یہ عالم تھا کہ جب ہفتے بھر قبل مدینے کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے ارادے سے موسیقی کی دھنوں پر گاتے بجاتے، طوائفوں کے ساتھ اپنی عورتوں کو نچاتے نکلے تھے تو کعبے کا پردہ پکڑ کر کہہ رہے تھے کہ اگر یہی حق ہے، جو محمد [ﷺ] پیش کر رہا ہے تو اے اللہ ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے۔

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

اور یاد کرو، جب کفار تمھارے لیے سازشیں کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کر دیں۔ وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے ○

اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا قَالُوۡا قَدۡ سَمِعۡنَا لَوۡ نَشَآءُ لَقُلۡنَا مِثۡلَ هٰذَاۤ ۙ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذۡ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنۡ کَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَیۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۳۲﴾

اور یاد کرو، جب اِن کو ہماری آیات سُنائی جاتی تھیں تو کہتے تھے کہ سُن لیا ہم نے، ہم چاہیں تو ایسا ہی کلام پیش کردیں، یہ تو بس وہی اگلوں کے فسانے ہیں اور کیا اِنھیں یاد ہے جب انھوں نے کہا تھا کہ اے اللہ اگر واقعی یہی حق ہے اور تیری جانب سے نازل ہوا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا کوئی دردناک عذاب ہم پر مسلط کردے ○

اور حق وباطل کی جاری اِس کانٹے کی کشمکش کا وہ نازک مرحلہ بھی یاد کرو، جب مکہ میں کفار تمھارے لیے سازشیں کررہے تھے کہ تجھے قید کردیں یا قتل کرڈالیں یا جلاوطن کردیں۔ وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے ○ اور یاد کرو وہ مکے میں گزرے گزشتہ دس برس، جب اِن کفارِ قریش کو اسلام کی طرف بلانے کے لیے ہمارے پیغام بر محمدؐ کے ذریعے اِن کو ہماری آیات سُنائی جاتی تھیں تو بے زاری سے کہتے تھے کہ بس بہت سُن لیا ہم نے، ہم چاہیں تو ایسا ہی پُر اثر شاعرانہ فصیح وبلیغ کلام ابھی پیش کردیں، یہ تو بس وہی اگلوں کے فسانے ہیں ○ اور کیا اِنھیں اپنا وہ غرور وجہالت بھرا انداز بھی یاد ہے جب ہمارے کلام کی تردید کے لیے بڑے طنطنے سے انھوں نے کہا تھا کہ اے اللہ اگر محمدؐ جو کچھ پیش کررہا ہے واقعی یہی حق ہے اور تیری جانب سے نازل ہوا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا کوئی دردناک عذاب ہم پر مسلط کردے ○

تیرہ [۱۳] برس جب تک اللہ کا رسول ہر شرک سے بے زار اپنے جاں نثار، توحید کے عَلم برداروں کے ہمراہ اِن کے درمیان تھا تو کیوں کر ممکن تھا کہ اللہ کا عذاب اِن پر ٹوٹتا، اللہ کی تو یہ سنت نہیں رہی ہے کہ بستیوں میں لوگ اللہ کے آگے آہ وزاری کرکے مغفرت طلب کررہے ہوں اور وہ اُن پر اپنا عذاب بھیج دے مگر اب مومنین وصادقین تو مکے کو چھوڑ چکے ہیں اللہ کیوں نہ ان پر اپنا عذاب توڑ دے جب کہ حرم پر یہ ناجائز قابضین، اہلِ ایمان کے لیے بیت اللہ [مسجدِ حرام] کا راستا روک رہے ہیں، حالانکہ وہ اِس کے جائز متولّی ہی نہیں ہیں، آخر نااہل قابضین حرم کے ہاتھوں میں کیوں بیت اللہ کو چھوڑ دیا جائے ان مشرکینِ مکہ کی نماز کی حقیقت کیا ہے سِوائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے۔

بیت اللہ کے جائز متولی کون ہیں:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ
فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ
هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا
لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ
يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ
اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ مَا كَانَ
صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ
تَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور اللہ اُن پر عذاب کرنے والا نہ تھا جب تم اُن کے درمیان تھے اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ لوگ بخشش طلب کر رہے ہوں اور وہ اُن پر عذاب بھیج دے ○ لیکن اب کیوں نہ اللہ ان پر اپنا عذاب توڑدے جب کہ وہ اہلِ ایمان کے لیے بیت اللہ [مسجدِ حرام] کا راستا روک رہے ہیں، باوجود اِس بات کے کہ وہ اِس کے جائز متولّی ہی نہیں ہیں۔ اس کے متولّی تو صرف اللہ سے ڈرنے والے صالح لوگ ہی ہو سکتے ہیں، مگر اُن کے اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے ○ اور بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی نماز کی حقیقت کیا ہے سِوائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے، پس اپنے پیہم انکارِ حق کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو ○

اور مکے میں اُس وقت تو اللہ اُن پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا جب تک تم اُن کے درمیان مقیم تھے کیوں کہ اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ملک میں موجود دینِ حق کی طرف بلانے والے لوگ بخشش طلب کر رہے ہوں اور وہ اُن پر نیست و نابود کر دینے والا آسمانی عذاب بھیج دے ○ لیکن اب جب کہ اِن کی قتل کی سازشوں کے بعد تم وہاں سے نکل کر آ گئے ہو کیوں نہ اللہ ان پر اپنا عذاب توڑ دے جب کہ وہ اہلِ ایمان کے لیے بیت اللہ [مسجدِ حرام] کا راستا روک رہے ہیں، باوجود اِس بات کے کہ وہ ابراہیمؑ کے تعمیر کردہ اِس گھر کے جائز متولّی ہی نہیں ہیں۔ اس کے حقیقی اور جائز متولّی تو صرف ہر شرک سے پاک اللہ سے ڈرنے والے صالح لوگ ہی ہو سکتے ہیں، مگر آج اُن کے اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے ○ اور بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی نماز کی حقیقت کیا ہے سِوائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے، پس اپنے پیہم انکارِ حق کی پاداش میں بدر کے میدان میں اپنے سرداروں کی سر بریدہ لاشوں کو یاد کر کے اُس عذاب کا مزہ چکھو جس کا وعدہ تم سے کیا گیا تھا ○

جس وقت قریش اپنے قیدی چھڑانے کے لیے اپنی دولت خرچ کر رہے تھے قرآن نے پیشین گوئی کی کہ یہ مزید خرچ کرتے رہیں گے تاآں کہ انجام کار یہ سرمایہ کاری اُن کے لیے سرمایہ حسرت بن جائے! لیکن اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ ہوں یا اُن کے حمایتی مدینے کے قُرب وجوار میں رہنے والے یہودی، انجام کار سب کے سب شکست کھا جائیں گے، روزِ قیامت اِن خبیثوں کو ایک دوسرے پر اکٹھا ڈھیر کرے گا اور پھر اِن کو جہنم میں جھونک دے گا، یہی لوگ اصلی دیوالیے ہیں!

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ
حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ
﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ
الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ
عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ
فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ
﴿٣٧﴾ ۴۶

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ اپنی دولت اللہ کے دین کے راستے بند کرنے کے لیے خرچ کر رہے ہیں اور مزید خرچ کرتے رہیں گے تاآں کہ انجام کار یہ سرمایہ کاری اُن کے لیے سرمایہ حسرت بن جائے! ...... پھر وہ شکست کھا جائیں گے اور ...... پھر آخرت میں یہ کافر جہنم کے سامنے جمع کیے جائیں گے ○ تاکہ ...... اللہ خبیثوں کو پاکیزہ لوگوں سے چھانٹ کر الگ کرے ...... اور خبیثوں کو ایک دوسرے پر اکٹھا ڈھیر کرے ...... پھر اِن کو جہنم میں جھونک دے، یہی لوگ اصلی دیوالیے ہیں! ○ ۴۶

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ اپنا سرمایہ اللہ کے دین کے راستے بند کرنے اور اُس میں روڑے اٹکانے کے لیے خرچ کر رہے ہیں اور مزید خرچ کرتے رہیں گے تاآں کہ انجام کار باطل مقاصد کے لیے یہ سرمایہ کاری اُن کے لیے سرمایہ حسرت بن جائے! پھر دنیا کی آنکھوں کے سامنے وہ شکست کھا جائیں گے اور معاملہ یہاں ختم نہیں ہو گا بلکہ پھر آخرت میں یہ کافر جہنم کے سامنے جمع کیے جائیں گے ○ تاکہ اللہ جاہلیت کے مارے خبیثوں کو پاکیزہ اور صالح لوگوں سے چھانٹ کر الگ کرے اور ہر قسم کے خبیثوں کو ایک دوسرے پر اکٹھا ڈھیر کرے پھر اس خباثت کی پوٹلی کو جہنم میں جھونک دے، یہی لوگ اصلی دیوالیے ہیں ○ ۴۶

قریش کو ایک بار پھر پلٹ آنے کی دعوت:

اس ساری چارج شیٹ اور ان کے کفر پر جم جانے کے نتیجے میں ہونے والی دنیا اور آخرت میں تباہی کی تنبیہ کے بعد اللہ کی رحمت پلٹ کر آتی ہے اور اپنے باغی بندوں کو پکارتی ہے کہ ہٹ دھرمی چھوڑو اور پلٹ آؤ میں بھی رحمت کے ساتھ پلٹ آؤں گا۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾

ان کافروں کے سامنے یہ بات رکھیے کہ اگر وہ اب بھی باز آجائیں تو جو کچھ ہو چکا ہے اُن سے وہ سب معاف کر دیا جائے گا، لیکن یہ اگر اُسی کا اعادہ کریں تو گزری قوموں کے باب میں سنّت واضح ہے ○ اور ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ بچے اور سارا دین اللہ کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ رُک جائیں تو یقیناً اُن کی کار گزاری پر اللہ نگران ہے ○ اور اگر وہ نہ مانیں تو یقین رکھو کہ بے شک اللہ تمہارا مولیٰ ہے۔ کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا حامی و مددگار! ○

اے نبیؐ، ان کافروں کے سامنے یہ بات رکھیے کہ اگر وہ اب بھی اپنی ہٹ دھرمی سے باز آجائیں اور امن و سلامتی کے لیے اپنے خالق و مالک کے دامن میں پناہ لینا چاہیں، تو جو کچھ ہو چکا ہے اُن سے اُس کا کوئی مواخذہ نہیں ہوگا وہ سب معاف کر دیا جائے گا، لیکن یہ اگر اُسی جاہلانہ و مشرکانہ ڈگر پر چلنے کا اعادہ کریں تو گزری عذاب یافتہ قوموں کے باب میں اللہ کی سنّت واضح ہے۔ اور اے ایمان لانے والو! ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ کفر و شرک کا فتنہ باقی نہ بچے اور اللہ کی زمین پر سارا دین اللہ کا ہو جائے۔ پھر جنگ سے ڈر کر یا کچھ چوٹ کھا کر اگر وہ ہتھیار ڈال دیں اور جنگ سے اور بالادستی کے لیے مقابلے سے رُک جائیں تو یقیناً اُن کی کار گزاری پر اللہ نگران ہے، اور اگر وہ نہ مانیں تو یقین و اعتماد رکھو کہ بے شک اللہ تمہارا مولیٰ ہے۔ کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا حامی و مددگار! ○

مالِ غنیمت کی تقسیم:

چھٹے رکوع کی پہلی دو آیات میں کفار کو توبہ کی دعوت دینے کے بعد ۴۱ویں آیہ مبارکہ میں سورت اپنے اُس موضوع کی طرف پلٹتی ہے جس سے اس کا پہلی آیت سے آغاز ہوا تھا۔ یہاں اب بتایا جارہا ہے کہ غنیمت کا پانچواں حصّہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے ہے تاکہ مصالح عام کے لیے استعمال ہو۔اس اعلان کے بعد سورۃ دوبارہ بدر کے میدان میں لے جاتی ہے اور مومنین کو یاد دلاتی ہے کہ کس طرح اللہ نے تمھاری مدد فرمائی اور بے سروسامانی کے باوجود تمھیں کئی گنا بڑی فوج پر غالب کردیا۔مالِ غنیمت کی اس تقسیم پر جس بات کو دلیل بنایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور ویسا ہی تمھارا یہ چشم دیدہ ایمان ویقین بھی ہے کہ بدر میں ملنے والی فتح ونصرت صرف اور صرف اللہ کی قدرت اور مدد کا نتیجہ تھی جو اللہ نے اپنے بندے محمد ﷺ پر اتاری تھی، یہ مسلم فوج کے مجاہدین کا کارنامہ ہر گز نہیں تھا،ہرچند کہ بظاہر اُن کے ہاتھ استعمال ہوئے تھے۔

وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَ لِلرَّسُوۡلِ وَ لِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ اِنۡ کُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰہِ وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۴۱﴾

اور جان لو کہ جو کچھ مالِ غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصّہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس چیز[فتح ونصرت] پر جو ہم نے اپنے بندے پر اُتاری تھی فیصلے کے دن[یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ]، دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ کے دن؛اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○

اور جان لو کہ جنگ میں جو کچھ مالِ غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصّہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اُس کے رشتہ داروں اور تمھارے اجتماعی مصالح جیسے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس چیز[فتح ونصرت] پر جو ہم نے اپنے بندے پر اُتاری تھی حق و باطل کے درمیان فیصلے کے دن[یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ]، یعنی دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ کے دن؛اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○

اللہ نے کس طرح جنگ کا پانسہ مومنین کے حق میں پلٹا:

اگر معرکہ بدر کے نتائج اور معرکے کے وقوع پذیر ہونے کے لیے بننے والے سارے سلسلہ اسباب پر غور کیا

جائے توانسانی عقل حیران رہ جاتی ہے انسانی سوچ، نفسیات اور داعیات کی واقفیت مطالبہ کرتی ہے کہ اہلِ مدینہ کو قافلے کی جانب بڑھنا چاہیے تھا، اسی طرح جو کچھ قریش کے لشکر کے درمیان جنگ کے بارے میں شدید اختلاف رائے تھا، اُس کے باوجود لشکر کا وادی بدر کے دہانے پر پہنچ جانا، اور اوقات کی ایسی زبردست ہم آہنگی کہ اُنھی لمحات میں دوسری جانب محمد ﷺ کے لشکر کا باوجود بے سروسامانی کے پورے یقینِ فتح کے ساتھ آجانا کسی بڑے قادر و قاہر منصوبہ ساز کے ارادے، حکم اور نگرانی کے بغیر ممکن نہیں تھا۔

اِذۡ اَنۡتُمۡ بِالۡعُدۡوَۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ بِالۡعُدۡوَۃِ الۡقُصۡوٰی وَ الرَّکۡبُ اَسۡفَلَ مِنۡکُمۡ ؕ وَ لَوۡ تَوَاعَدۡتُّمۡ لَاخۡتَلَفۡتُمۡ فِی الۡمِیۡعٰدِ ۙ وَ لٰکِنۡ لِّیَقۡضِیَ اللّٰہُ اَمۡرًا کَانَ مَفۡعُوۡلًا ۬ۙ لِّیَہۡلِکَ مَنۡ ہَلَکَ عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ وَّ یَحۡیٰی مَنۡ حَیَّ عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَسَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿ۙ۴۲﴾ ﴿۴۲﴾

یاد کرو وہ وقت جب تم قریبی کنارے پر تھے اور وہ دُوسری جانب دور کے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا۔ اور اگر پہلے سے تمھارے درمیان بات طے ہو چکی ہوتی تو تم لوگ معین وقت پر نہ پہنچ پاتے...... لیکن اللہ کو تو ایک کام کر ہی ڈالنا تھا جو مقدر ہو چکا تھا کہ وجہ[نزاع] کو وہ جان لے جسے ہلاک ہونا ہو اور وہ بھی جان لے جو زندہ بچ جانے والا ہو، بلاشبہ اللہ سُننے اور جاننے والا ہے ○

یاد کرو وہ وقت جب تم بدر کی وادی کے اِس جانب نسبتاً اونچی سطح پر مدینے سے قریبی کنارے پر تھے اور وہ مکہ سے آنے والی قریش کی سپاہ دُوسری جانب دور کے کنارے پر اور اہلِ مکہ کا تجارتی قافلہ تم سے نیچے ساحل کی طرف تھا۔ اور اگر پہلے سے تمھارے اور ان کے درمیان جنگ کی بات طے ہو چکی ہوتی تو تم لوگ ضرور عین اسی جگہ اور اسی معین وقت پر نہ پہنچ پاتے، جہاں یہ تاریخی جنگ لڑی گئی ...... لیکن اللہ کو تو ایک کام کر ہی ڈالنا تھا جو اپنی تمام معمولی ترین تفصیلات کے ساتھ مقدّر ہو چکا تھا کہ وجہ[نزاع] کو وہ جان لے جسے ہلاک ہونا ہو اور وہ بھی جان لے جو زندہ بچ جانے والا ہو اور بلاشبہ اللہ سُننے اور جاننے والا ہے ○

دونوں گروہوں کے دل و دماغوں کو ایک دوسرے کو عسکری لحاظ سے قابلِ شکست جان لینا اسباب کی دنیا میں محض ایک واہمہ تھا؛ یہی وہ بات تھی جو قریش کے عسکری سروائیر عمیر بن وہب نے کہی تھی کہ میں نے موت کو اِن کے اونٹوں پر سوار دیکھا ہے، اِن میں سے کوئی ایک بھی تمھارے ایک آدمی کو قتل کیے بغیر قتل نہ

ہوگا، اگر ہم نے اپنے اتنے آدمی قتل کرا کے جنگ جیت بھی لی تو جینے کا کیامزا ہوگا۔ اس جانی ہوئی حقیقت کے باوجود سرداران قریش کے دلوں میں یہ خیال کیوں کر اُتر گیا کہ چٹکیوں میں محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کے ساتھیوں کو مَسل کر محفلِ موسیقی میں حسیناؤں کے جلو میں جام لنڈھائیں گے؟ اور کیوں کر دو گھوڑے اور صرف ستّر اونٹ لے کر ۳۱۳ کی پیادہ فوج اپنے سے تین گنا، لوہے میں غرق فوج سے بازی لے جانے کے یقینِ کامل کے ساتھ معرکہ سے قبل شب بھر بے فکری کی گہری نیند سوتی رہی؟ اللہ اپنے احسان کو یاد دلاتا ہے۔

اِذۡ یُرِیۡکَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ مَنَامِكَ قَلِیۡلًا ؕ وَ لَوۡ اَرٰىكَهُمۡ كَثِیۡرًا لَّفَشِلۡتُمۡ وَ لَتَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذۡ یُرِیۡكُمُوۡهُمۡ اِذِ الۡتَقَیۡتُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِكُمۡ قَلِیۡلًا وَّ یُقَلِّلُكُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِهِمۡ لِیَقۡضِیَ اللّٰهُ اَمۡرًا كَانَ مَفۡعُوۡلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۴۴﴾ ۵۶

اے نبیؐ! وہ وقت یاد کرو، جب اللہ نے خواب میں تم کو اُن کی تعداد کم دکھائی تھی، اور اگر ان کی کثرت دکھا دیتا تو تم پر بزدلی طاری ہو جاتی اور اِس معاملے میں جھگڑا کرنے لگتے...... لیکن اللہ نے تمھیں بچایا، اِس میں کیا شک ہے کہ وہ دلوں کا حال تک جانتا ہے ○ اور یاد کرو اللہ نے تمھاری نگاہوں میں اُن کو تھوڑا دکھایا اور تمھیں اُن کی آنکھوں کو کم دکھایا، تاکہ یہ جو کچھ ہوا تھا اللہ اُسے ظہور میں لے آئے، اور سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں ○ ۵۶

اے نبیؐ! وہ وقت یاد کرو جب کفارِ مکہ سے مقابلے کو جاتے ہوئے راہ میں اللہ نے خواب میں تم کو اُن کی تعداد کم دکھائی تھی، اور اللہ کے منصوبے کے مطابق دشمن کی اُسی قلتِ تعداد کا اظہار تم نے اپنی فوج کے سامنے کیا، بات صرف راہ کے خواب ہی کی نہیں عین میدانِ کارزار میں اگر اُن کی حقیقی کثرت دکھا دیتا تو تم پر بزدلی طاری ہو جاتی اور لوگ اِس جنگ کے لیے آگے بڑھنے اور نہ بڑھنے کے معاملے میں جھگڑا کرنے لگتے...... لیکن اللہ ہی ہے، جس نے اِس تنازعے سے تمھیں بچایا، اِس میں کیا شک ہے کہ وہ دلوں میں موجزن واہموں، خیالات اور نیتوں کا حال تک جانتا ہے۔ ○ اور ذرا یاد کرو اللہ نے تمھاری فوج کی نگاہوں میں اُن کو تھوڑا دکھایا اور تمھیں اُن کی آنکھوں کو کم دکھایا تاکہ، یہ جنگ اور اِس میں کفار کی شرم ناک شکست اللہ کے طے شدہ منصوبے کے مطابق جو کچھ ہوا تھا اللہ اُسے ظہور میں لے آئے،

اور سارے معاملات جو اس کائنات میں ہو رہے ہیں اللہ ہی کی اجازت و مرضی کی طرف لوٹتے ہیں ۵۶O

مومنین اور کفار کی فوجوں کے میدان میں اُترنے کے مختلف انداز

اسلامی فوج صرف اور صرف اللہ کی کبریائی کا نعرہ بلند کرتی اور اللہ سے مدد طلب کرتی ہوئی میدان میں اُترتی ہے، اُس کے ساتھ بینڈ باجے اور غیر اللہ کی مشکل کشائی اور امداد طلبی کے نعرے نہیں ہوتے، اِس کے مقابلے میں کفار کی فوج موسیقی کی دھنوں پر اکڑتے، اِتراتے، لوگوں کو اپنی شان دِکھاتے ہوئے اور لات و ہبل کی مشکل کشائی کی دہائی دیتے ہوئے میدان میں اُترتے، آج جب مسلمان ممالک کی افواج قریشِ مکہ کی فوج کے انداز اپنا لیں تو لوہے میں غرق ہونے اور اپنی کمک پر ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کے باوجود کوئی چیز جرنلوں کو ہتھیار ڈالنے سے باز نہیں رکھتی۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾

اے ایمان لانے والو! جب کسی گروہ سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو، توقع ہے کہ تم کامیابی حاصل کرو O اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں و گرنہ بزدلی گھیر لے گی اور تمھاری ساکھ اُکھڑ جائے گی۔ اور صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے O اور اُن کی مانند نہ ہونا، جو اپنے گھروں سے اکڑتے، اِتراتے اور لوگوں کو اپنی شان دِکھاتے ہوئے نکلے تھے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ کی دسترس میں ہے O

اے ایمان لانے والو! جب میدانِ جہاد میں دشمن کے کسی گروہ سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو، توقع ہے کہ تم کامیابی حاصل کرو اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں و گرنہ بزدلی گھیر لے گی اور تمھاری بنی بنائی ساکھ اُکھڑ جائے گی۔ اور صبر واستقامت سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور اُن قریش کے لوگوں کی مانند نہ ہونا، جو اپنے گھروں سے

اکڑتے، اِتراتے اور لوگوں کو اپنی شان دِکھاتے ہوئے نکلے تھے یہ ایسے ظالم ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اور اللہ کے دین کے خلاف جو سازشیں، کوششیں اور جو کچھ بھی وہ کر رہے ہیں اُن کا علاج اللہ کی دسترس میں ہے۔

شیطان، ملائکہ کو دیکھ کر اُلٹے پاؤں پھر گیا:

وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ۶۴

اور یاد کرو شیطان اُن کے اعمال کو اُنھیں خوش نما بنا کر دکھا رہا تھا اور سُر پھونک رہا تھا کہ آج تم سے کوئی نہ جیت سکے گا اور یہ کہ میں تمھارے ساتھ ہوں۔ مگر جب دونوں گروہ ایک دوسرے کے مقابل آئے تو وہ اُلٹے پاؤں دوڑ گیا اور بولا کہ بے شک میں تم سے بَری ہوں، بلاشبہ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم لوگ نہیں دیکھ رہے، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ تو بڑی سخت سزا دینے والا ہے ۶۴

اور یاد کرو جب وہ اپنی ترنگ میں تمھاری طرف بڑھ رہے تھے، شیطان نے ان ظالموں کے کرتُوتوں کو تہذیبی رواج اور عسکری ضروریات بنا کر پیش کیا تھا یوں وہ اُن کے اعمال کو اُنھیں بہت ہی خوشنما بنا کر دکھا رہا تھا اور ان کے کانوں میں یہ سُر پھونک رہا تھا کہ آج تم سے کوئی نہ جیت سکے گا اور یہ کہ میں تمھارے ساتھ ہوں۔ مگر جب دونوں گروہ ایک دوسرے کے مقابل آئے تو اہلِ ایمان کی فوج کی کمک میں پے در پے اُترنے والے مسلح ملائکہ کو دیکھ کر وہ اُلٹے پاؤں دوڑ گیا اور بولا کہ بے شک میں تم سے بری ہوں، بلاشبہ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم لوگ نہیں دیکھ رہے، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ تو بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔ ۶۴

منافقین عسکری لشکر کے ساتھ جنگ سے گریزاں تھے

جیسا کہ اب تک کی گفتگو سے واضح ہو چکا ہے کہ مدینے سے رسول اللہ ﷺ اپنے رفقا کو لے کر لشکر قریش سے جنگ ہی کے لیے نکلے تھے، یہی اللہ کی مرضی اور حکم تھا، تاہم رفقا کے دلوں کو اس امر پر اطمنان بہم پہنچانے کے لیے اور اُن کی مرضی اور مشاورت کو بھی شامل حال کرنے کے لیے نکلنے سے قبل جب آپؐ نے جاننا چاہا کہ

رفقا کیا سوچتے ہیں تو مہاجرین وانصار نے یک زبان ہو کر کہا کہ جہاں آپؐ کا رب آپؐ کو لے جانا چاہتا ہے وہیں لے چلیے مگر منافقین، جن کے دلوں میں روگ تھا وہ جنگ سے گریزاں نظر آئے۔

اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۤءِ دِيۡنُهُمۡ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوۡ تَرٰٓى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا ۙ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ‌ ۚ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۵۱﴾

جب منافقین کہہ رہے تھے اور وہ وگ بھی جن کے دلوں کو روگ لگا ہوا ہے کہ اِن لوگوں کو تو اِن کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے اگر کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ بلا شبہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے ○ کاش، تم وہ منظر دیکھ پاتے جب فرشتے کافروں کی رُوحیں قبض کرتے ہیں! اُن کے چہروں اور ان کے کُولہوں پر ضربیں لگاتے ہوئے اور جھڑکتے ہیں کہ چکھو اب جلنے کے عذاب کا مزا! ○ یہ بدلہ ہے تمھارے ہاتھوں آگے بھیجے گئے کا، اللہ تو اپنے ناتواں بندوں [عبید] پر ظلم کرنے والا نہیں ہے ○

اے محمدؐ جب تم کفار قریش کے فوجی لشکر سے مقابلے کے لیے مدینے سے نکلے تو منافقین کہہ رہے تھے اور وہ لوگ بھی جن کے دلوں کو روگ لگا ہوا ہے++ کہ اِن موت کے منہ میں جانے والے لوگوں کو تو اِن کے دین نے دھوکے میں ڈال [ہپناٹائز کر] دیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ بے سرو سامانی اور قلت تعداد کے باوجود اگر اہلِ ایمان میں سے کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو دیکھے گا کہ اللہ بلا شبہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے ○ اور کاش، تم وہ منظر دیکھ پاتے جو میدانِ بدر میں برپا ہوا، جب فرشتے مومنوں کے ہاتھوں قتل ہونے والے کافروں کی رُوحیں قبض کرتے ہیں! اُن کے چہروں اور ان کے کُولہوں پر ضربیں لگاتے ہوئے اور نفرت و حقارت سے جھڑکتے ہیں کہ چلو چکھو اب جلنے کے "شان دار" عذاب کا مزا! یہ بدلہ ہے تمھارے ہاتھوں توشہ آخرت کے لیے آگے بھیجے گئے کرتوتوں کا، ورنہ اللہ تو اپنے ناتواں بندوں [عبید] پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

++ كَمَاۤ اَخۡرَجَكَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَيۡتِكَ بِالۡحَـقِّ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لَكٰرِهُوۡنَ ○ يُجَادِلُوۡنَكَ

فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝ [سورۃ الانفال] یہ ویسی ہی ہے جب تمھارا رب ایک مقصد کے لیے تم کو گھر سے نکال لایا تھا اور مسلمانوں کے ایک گروہ کو یہ سخت ناگوار تھا ○ وہ تجھ سے جھگڑ رہے تھے باوجودیکہ اُس بات کا صحیح ہونا واضح تھا۔ گویا وہ سامنے نظر آتی موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہوں ○ قرآنِ کریم اہلِ ایمان کو اُن کے گھروں سے نکلنے سے قبل ہونے والی گفتگو میں ایک گروہ کی جانب سے اُس حجت اور جھگڑے [یُجَادِلُوْنَكَ] کا تذکرہ کر رہا ہے جو فوجی لشکر سے مقابلے کے حق میں نہیں تھا۔ وہاں اس بات کی تصریح نہیں تھی کہ یہ لوگ کون تھے یہاں اب تصریح آ رہی ہے کہ یہ منافقین تھے اور وہ لوگ جو ایمان کے اعلیٰ مرتبے پر ابھی نہیں پہنچے تھے، اُن کے دلوں میں روگ تھا، اوّل الذکر [منافقین] تو بدر پر روانہ ہی نہیں ہوئے اور مومنین کو دیوانہ کہنے لگے جیسا کہ آیہ مبارکہ میں بتایا گیا ہے۔

آل کا اور یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ کا صحیح مفہوم

منافقین کے روّیے پر تبصرے کے بعد گفتگو کا رخ دوبارہ قریشِ مکہ کی جانب پھر جاتا ہے کہ یہ قریش تو آلِ فرعون کی مانند ہیں، آل سے مُراد فرعون کے ماننے والے [یاد رہے کہ فرعون کے کوئی بیٹا بیٹی نہیں تھا] اور اُس کے پیچھے چلنے والے اُس کے مشیر و وزیر ہیں۔ جب ہم درود میں آلِ محمدؐ کہتے ہیں تو اِس سے مُراد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپؐ کے مشیر و وزیر سمیت تا ایں دم ساری امت مسلمہ ہوتی ہے، نہ کہ صرف آپ کی ایک بیٹی کی اولاد۔

آلِ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی بات ماننے سے انکار کیا تو موسیٰ ؑ کے مصر سے نکلتے ہی اُن پر اللہ کا عذاب ٹوٹ پڑا، اب یہ کفارِ قریش بھی اُسی طرح میدانِ بدر میں عذاب الٰہی کا شکار ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آلِ فرعون کو اقتدار اور عزت بخشی تھی، اگر وہ موسیٰ کی بات مان لیتے تو سمندر میں غرقابی کا عذاب نہ سہنا پڑتا۔ اللہ کا قانون یہی ہے کہ وہ کسی قوم کو عطا کردہ عزت و سربلندی نہیں چھینتا جب تک کہ وہ اپنی اچھی حالت کو بری حالت سے بدلنے کے خود درپے نہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے پورے تیرہ برس اپنے قریشی ہم قوموں کو سمجھایا کہ **قولو لا الہ الا اللہ تفلحوا**، سارے معبودانِ باطل کا انکار کر کے ایک الٰہِ واحد کی بندگی قبول کر لو تو سارے عرب و عجم پر تمھاری بادشاہی ہو گی، مگر اُن کی سمجھ میں یہ بات نہ آ سکی اب انجام یہ ہے کہ پورے حجاز سے اُن کی عزت و احترام و قیادت کو چھین کر قیادت مسلم اُمّہ کو دی جا رہی ہے کہ وہ اس کو عجم تک وسیع کر لیں۔

یہی بات سورہ رعد میں ایک دوسرے انداز سے کہی گئی تھی۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ، یعنی مومنین، قریش کو نعمتِ ایمان نہ ملنے پر فکر مند نہ ہوں کیوں کہ اللہ کی سنت ہی یہ ہے کہ توحید کی جانب ہدایت اُسی قوم کو ملتی ہے جو ہدایت کی طالب ہوتی ہے، چوں کہ اعیانِ قریش اس طلب ہدایت سے بے نیاز ہیں لہٰذا وہ ایمان کی نعمت کو نہ پاسکیں گے۔ سورہ رعد کی اس آیہ مبارکہ کو جابجا غریب اور مفلس مسلم معاشروں کو ترقی اور خوش حالی نہ ملنے پر دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، یہ قرآن کے اصلی مدعا اور مفہوم سے ایک مذاق ہے۔ مشرکینِ قریش تو بہت محنتی اور پورے عرب و عجم پر اقتدار کے خواہش مند تھے، وہ اپنی اس خواہش میں اس لیے ناکام ہوئے کہ اپنے مشرکانہ اور عقل پرستی کے رجحان کو توحید خالص اور اتباعِ وحی کے رجحان میں نہ تبدیل کر سکے۔ اِس آیت کے ذریعے مسلمانوں کو مفلسی پر قناعت کے طعنے دینا، دینِ سرمایہ داری کے ایجنٹوں کا طریقِ واردات ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

یہ معاملہ ان کے ساتھ ویسا ہی ہے جیسا کہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے کے لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا انھوں نے اللہ کی آیات سے انکار کیا، پس اللہ نے اُن کے گناہوں پر انھیں پکڑ لیا۔ بے شک اللہ قوت والا ہے اور سخت سزا دینے والا ہے ○ وہ کسی نعمت [عزت] کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اُس وقت تک [ذلت سے] نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی اُس [اچھی خوبیوں والی] حالت کو [بُرے اعمال سے] نہ بدل لے اور یہ کہ اللہ سُننے اور جاننے والا ہے ○ وہی کچھ ہوا ہے جو فرعونیوں اور ان سے پہلے کے لوگوں کے ساتھ ہوا تھا انھوں نے اپنے رب کے فرمودات کی تکذیب کی، چناں چہ ان کے گناہوں کی پاداش میں ہم نے انھیں ہلاک کیا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ یہ سارے ظالم تھے ○

میدانِ بدر میں قریشِ مکہ کی عبرت ناک پامالی کا یہ معاملہ ان کے ساتھ اللہ کی اُسی غیر متبدل سنت کے مطابق ویسا ہی ہے جیسا کہ غرقِ آب ہونے والے آلِ فرعون اور ان سے پہلے کے دیگر عذاب رسیدہ لوگوں کے ساتھ اِس وجہ سے کیا گیا تھا کہ انھوں نے اللہ کی آیات کو وحی الٰہی تسلیم کرنے اور اُن کو ماننے سے انکار کیا، پس انجام

کار اللہ نے اِس حکم عدولی (اُن کے گناہوں) پر انھیں پکڑ لیا۔ بے شک اللہ قوت والا ہے اور سخت سزا دینے والا ہے۔ حجاز کے معززین؛ قریش سے اُن کا شرف و اعزاز ذلت و تباہی میں یوں ہی نہیں تبدیل کیا گیا بلکہ قوموں کی تاریخ میں جاری اللہ کی اِس سنت کے مطابق ہوا کہ وہ کسی عزت و اکرام کی نعمتِ عزت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اُس وقت تک ذلت سے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی اُس انعام کا باعث بننے والی، راستی اور خوبیوں والی حالت کو برے اعمال سے نہ بدل لے۔ اور یہ کہ اقوامِ عالم کے عروج و زوال کے سارے عوامل کو اللہ دیکھنے، سُننے اور جاننے والا ہے۔ میدانِ بدر میں مقتولینِ قریش اور ذلت رسیدہ بچ جانے والوں کے ساتھ وہی کچھ ہوا ہے جو فرعونیوں اور ان سے پہلے کے لوگوں کے ساتھ ہوا تھا انھوں نے اپنے رب کے فرمودات کی تکذیب کی، چناں چہ ان کے گناہوں کی پاداش میں ہم نے انھیں ہلاک کیا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ یہ سارے ظالم مشرک تھے، منکرینِ قریش اور یہود ہوش کے ناخن لیں مبادا کہ اللہ کا آخری عذاب بھی اُن پر ٹوٹ پڑے۔

مشرکینِ قریش سے بڑھ کر دشمنانِ دین؛ یہود

اب ذکر ہونے جا رہا ہے مشرکینِ قریش سے بھی بدتر دشمنانِ حق کا، یعنی یہود کا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نبی ﷺ کی صداقت پر اس طرح گواہ ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچان کر اُن کے بیٹے ہونے کی گواہی دیں۔ اپنی جھوٹی اَنا کی خاطر اِنھوں نے آپؐ کی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، اب اِن کے پندار نے انھیں کفر پر جما دیا ہے۔ نبی ﷺ کی جانب سے جاری اعلامیہ کو تسلیم کرنے کے باوجود بد عہدی کرتے ہیں اور مسلمانوں کے درپہ آزار ہیں۔ بدر میں مسلمانوں کی فتح نے ان کی نیندیں اُڑا دی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی بالا دستی کو جو چار دن کی چاندنی یا ایک وقتی سیاسی لہر سمجھ رہے تھے وہ اب سر چڑھ کر اپنا لوہا منوانے کھڑی تھی۔ مشرکین قریش کی اکثریت آخر کار ایمان لے آئی۔ مگر ان قال اللہ اور قال رسول اللہ کرنے والے علمِ دین کے علم برداروں کی ۹۹ فی صد تعداد کو ایمان کی توفیق نہ ملی، یہ دین فروش کفر پر زندہ رہے اور اسی کفر پر جلاوطن اور ہلاک کیے گئے تا آں کہ مدینہ اِن کے ناپاک وجود سے کلیتاً پاک صاف ہو گیا۔ بدر کی فتح کے بعد اِن کے دلوں کا بُغض چھپائے نہ چھُپ رہا تھا۔ یہود مسلمانوں سے کہنے لگے کہ بدر میں تمھارا پالا اناڑیوں سے پڑ گیا تھا، ہمارے مقابل آؤ گے تو پتہ چلے گا کہ جنگ کیا ہوتی ہے! آثار بتا رہے تھے کہ یہ لوگ مملکت اسلامیہ سے غدّاری اور بغاوت پر آمادہ ہیں چناں چہ مسلمانوں کی حکومت کو ہدایت کی گئی کہ اگر کبھی تمھیں کسی گروہ سے بے وفائی کا اندیشہ ہو تو اُن کی جان

ومال کی حفاظت اور اُن کے ساتھ امن سے رہنے کے اپنے اعلان کو برملا اُن کے سامنے پھینک کر اُن کا منہ توڑنے کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور ایسی مار مارو کہ دیکھنے والے اِن کے دوسرے قبیلے بھی حواس باختہ ہوں اور عبرت پکڑیں۔ اِن احکامات پر صدقِ دل کے ساتھ اِن الفاظ کی روح کے مطابق عمل کیا گیا مہینے بعد بنو قینقاع کو اُن کی دریدہ دھنی پر مدینے سے جلاوطن کر دیا گیا۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيۡنَ عٰهَدْتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمۡ لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَـرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ ۷۶

بلا شبہ بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ انسان ہیں جنھوں نے انکار کر دیا پھر کسی بھی طور وہ ایمان نہیں لاتے ○ جن سے تم نے عہد لیا پھر ہر موقع پر وہ اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ذرا نہیں ڈرتے ○ چناں چہ اگر اِن کو جنگ میں پاؤ تو ان کو ایسی مار مارو کہ پیچھے والے حواس باختہ ہو جائیں اور شاید کہ سبق حاصل کرلیں ○ اور اگر کبھی تمھیں کسی گروہ سے بدعہدی کا اندیشہ ہو تو اُن کے سامنے اعلانیہ اُنھیں توڑ دو۔ یقیناً اللہ بدعہدوں کو پسند نہیں کرتا ○ ۷۶

بلا شبہ جان داروں میں بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ انسان ہیں جنھوں نے رسولوں کی پیش کردہ دعوت حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی بھی طور دلیلوں اور نشانیوں سے وہ ایمان نہیں لاتے۔ آج شہرِ مدینہ میں جاری کشمکش میں بدترین جانوروں کا مصداق وہ یہود ہیں جن سے تم نے عہد لیا پھر ہر موقع پر وہ اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ذرا بھی اللہ کی پکڑ اور تمھارے ہاتھوں دنیا میں اس کے انجام سے نہیں ڈرتے۔ چناں چہ اِن کا علاج یہ ہے کہ اگر ان لوگوں کو جنگ میں مقابل پاؤ تو ان کو ایسی مار مارو کہ پیچھے رہ جانے والے اِن کے بھائی بند، بہی خواہ اور پشت پناہ بھی حواس باختہ ہو جائیں اور شاید کہ اِن کا انجام دیکھ کر وہ سبق حاصل کرلیں اور کبھی احمقوں جیسی حرکت کا دل میں خیال بھی نہ لائیں۔ اور اگر کبھی تمھیں اِن یہود سے یا اِن کی مانند کسی دوسرے گروہ سے بدعہدی کا اندیشہ ہو تو اُن کے ساتھ امن و تعاون کے معاہدے اگر کوئی ہوں تو بلا تامّل اُن کے سامنے عَلانیہ اُنھیں توڑ دو۔ یقیناً اللہ بدعہدوں کو پسند نہیں کرتا۔ ۷۶

مشرکین میدانِ بدر سے نکل بھاگنے پر مطمئن نہ رہیں

اللہ کو یہ بات پسند تھی کہ مومنین اُن دشمنانِ دین کا بیش از بیش خون بہائیں جو مدینۃ النبی اور اسلام کو مٹانے آئے تھے تاکہ اُن کی کمر ٹوٹ جائے اور وہ اس قابل ہی نہ رہیں کہ کبھی سر اُٹھا سکیں۔ مجاہدین بدر نے اُن کے میدانِ بدر سے بھاگنے پر اُن کو قتل کرنے کے بجائے گرفتار کرنا شروع کر دیا، یوں اس موقع پر فتح مبین تو حاصل ہو گئی مگر مکمل استیصال نہ ہو سکا۔ اہلِ ایمان کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ آیندہ جنگ کے لیے بھرپور فوجی طاقت، اسلحہ اور سواریوں کا انتظام کریں یہ تیاری، نہ صرف بچ نکل کر بھاگنے والے مشرکین مکہ سے نبٹنے کے لیے ہو گی بلکہ منافقین کی شکل میں چھپے دشمنوں اور یہود کو مرعوب و خوف زدہ کرنے کے لیے بھی بڑی موثر ہو گی۔

وَ لَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَبَقُوۡا ؕ اِنَّہُمۡ لَا یُعۡجِزُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ اَعِدُّوۡا لَہُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّۃٍ وَّ مِنۡ رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ تُرۡہِبُوۡنَ بِہٖ عَدُوَّ اللّٰہِ وَ عَدُوَّکُمۡ وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہِمۡ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَہُمۡ ۚ اَللّٰہُ یَعۡلَمُہُمۡ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَہَا وَ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶۱﴾ وَ اِنۡ یُّرِیۡدُوۡۤا اَنۡ یَّخۡدَعُوۡکَ فَاِنَّ حَسۡبَکَ اللّٰہُ ؕ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَیَّدَکَ بِنَصۡرِہٖ وَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۲﴾	منکرین ہرگز یہ خیال بھی نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں، یقیناً وہ ہرا نہیں سکتے ○ اور تم لوگ اپنی استطاعت بھر فوجی طاقت اور تیار بندھے ہوئے گھوڑے مہیّا کرو تاکہ اِس جنگی تیاری کے ذریعہ اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے دشمنوں کو مرعوب کرو جنھیں تم نہیں جانتے مگر اللہ اُنھیں جانتا ہے۔ اللہ کی راہ میں جو کچھ تم لگاؤ گے اس کا پورا بدلہ تمھیں لوٹایا جائے گا اور تمھارے ساتھ ہرگز زیادتی نہ ہو گی ○ پس اگر یہ دشمن، صلح و صفائی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، وہ تو یقیناً سُننے اور جاننے والا ہے ○ اگر وہ دھوکہ دینا چاہیں تو تمھارے لیے اللہ کافی ہے۔ وہی تو ہے جس نے ایک منصوبے کے مطابق اپنی نصرت سے تمھاری مدد کی اور مومنوں کے ذریعے سے ○

قریش ہوں یا یہود تمھاری دعوتِ ایمان کے منکرین ہرگز یہ خیال بھی نہ کریں کہ وہ میدانِ بدر میں کامل قتلِ عام کا شکار نہ ہوئے اور بھاگ نکلے ہیں اور جلد کسی معرکے میں تم پر قابو پا لیں گے۔ یقیناً وہ اہلِ ایمان کی اِس

اُٹھتی قوت کو ہرا نہیں سکتے۔اور تم لوگ دشمنانِ دین سے نبرد آزمائی کے لیے، اپنی استطاعت بھر زیادہ سے زیادہ فوجی طاقت اور تیار بندھے ہوئے گھوڑے مہیّا کرو تا کہ اِس جنگی تیاری کے ذریعہ اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے آستین کے سانپ چھپے ہوئے دشمنوں کو مرعوب کرو جنھیں تم نہیں جانتے مگر اللہ اُنھیں خوب جانتا ہے۔اس جنگی تیاری کے لیے اللہ کی راہ میں جو کچھ تم لگاؤ گے اس کا پورا بدلہ اللہ کی جانب سے تمھیں لوٹایا جائے گا اور اس معاملے میں تمھارے ساتھ ہرگز زیادتی نہ ہو گی۔مار کھا کے یقیناًاِن کے دماغ ٹھکانے لگے ہیں، پس اے نبی اگر یہ دشمنِ جانی صلح وصفائی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اور اِن کی خراب نیتوں اور چالوں سے نہ ڈرنا،اِن کے مقابلے میں اللہ پر بھروسہ کرو،کیوں کہ وہ تو یقیناًاِن کی ساری سازشی سرگوشیوں کو سُننے اور دل ودماغ کی کیفیات کو جاننے والا ہے پس جان رکھو،اگر وہ دھوکہ دینا چاہیں گے تو پشت پناہی اوراِن کے شر سے بچانے کے لیے تمھارے لیے اللہ کافی ہے۔اے نبیؐ یاد کرو وہ اللہ ہی تو ہے جس نے ایک منصوبے کے مطابق براہِ راست مافوق الاسباب اپنی نصرت سے تمھاری مدد کی اور مومنوں کے ذریعے سے بھی تمھیں بے مثال تائید بہم پہنچائی؛ تمھاری دست و بازو تمھارے گرد مومنین کی یہ جمعیت ہی تو ہے جس نے جرأت وہمت کی ایک تاریخ رقم کی ہے۔

اہلِ ایمان کے درمیان باہمی تعلق ومحبت

گزری ہوئی آیات میں قطعیت کے ساتھ فتح کو اللہ کی عنایت قرار دیا گیا تھا اب یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ عنایت تمھارے رفیقوں،مومنین کی جمعیت کے ہاتھوں بہم پہنچائی گئی۔رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آمد سے قبل مدینے میں آباد اوس و خزرج،دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔مکہ سے آنے والے مہاجرین ظاہر ہے کہ ایک نوع کے غیر مقامی تھے جو مقامی وسائل کو استعمال کرکے اُن کی کم یابی کا باعث بن رہے تھے۔یہود نے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہوا تھا کہ مہاجرین اور انصار [اوس و خزرج] میں بداعتمادی اور تعصب کی فضا پیدا ہو جائے اور کسی طرح اوس و خزرج میں پرانی عداوت ہی لوٹ آئے مگر اُن کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں کیوں کہ اللہ نے
۸۶ اپنی قدرتِ خاص سےاِن سب کے دلوں کو جوڑ دیا اگلی آیہ مبارکہ اس فضلِ خاص کو بیان کررہی ہے۔

وَ اَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا	اوراِن کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے الفت و محبت ڈال دی۔ اگر تم زمین پر موجود سب کچھ بھی خرچ کرڈالتے تواِن کے

مَّآ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَ لٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسۡبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۶۴﴾ ۸۶ع

دلوں میں یوں محبت کی جوت نہ جگا سکتے تھے لیکن وہ اللہ ہی تو ہے جس نے ان کے دلوں کو باہم جوڑ دیا۔ یقیناً وہ بڑا زبردست اور بڑی حکمت و دانش کا مالک ہے ○ اے نبیؐ، تمھارے لیے اللہ اور تمھارا اتباع کرنے والے مومنین کافی ہیں ○ ۸۶ع

اِن مومنوں کے دلوں میں ہم نے ایک دوسرے کے لیے ایسی لازوال اور بے مثال الفت و محبت ڈال دی کہ اے محمدؐ، اگر تم زمین پر موجود سب کچھ بھی خرچ کر ڈالتے تو اِن کے دلوں میں یوں محبت کی جوت نہ جگا سکتے تھے لیکن وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنی رحمتِ خاص سے تمھارے مشن کو کامیاب کرنے کے لیے ان کے دلوں کو باہم جوڑ دیا۔ یقیناً وہ بڑا زبردست اور بڑی حکمت و دانش کا مالک ہے۔ اے نبیؐ، تیرے مشن کو کامیابی تک پہنچانے کے لیے اللہ کی نصرتِ خاص اور تیرے پیچھے چلنے والے مومنین کی تائید و جاں نثاری کافی ہیں۔ ۸۶ع

جنگ ابھی رُکی نہیں

گزشتہ آیات میں فوجی طاقت اور گھوڑے تیار رکھنے کا حکم دیا گیا تھا اب پیدل اور سواروں کو قتال کی ترغیب دی جارہی ہے، اُن کی نظریاتی اور جذباتی تربیت و تسکین کے لیے بتایا جارہا ہے کہ اہلِ کفر تو مالک کائنات کا شعور وادراک نہیں رکھتے، تم اُس مالک کی خاطر لڑنے نکلے ہو تو کیا عجب کہ تم بدر کی مانند تین گنا سے نہیں اپنے سے دس گنا فوج پر غالب آجاؤ۔ تاہم ابھی تربیت کی کمی کی بنا پر دوگنی تعداد پر غالب آنا تو تمھارا مقدر ہوگا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلَى الۡقِتَالِ ؕ اِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ يَغۡلِبُوۡا مِائَتَيۡنِ ۚ وَ اِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ يَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۶۵﴾ اَلۡـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنۡكُمۡ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيۡكُمۡ ضَعۡفًا ؕ فَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ

اے نبی! اہلِ ایمان کو جنگ پر اُبھارو۔ اگر تم میں بیس صابر ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تمھارے سو ہوں تو ہزار منکرینِ حق پر غالب ہوں گے کیوں کہ وہ لوگ شعور نہیں رکھتے ○ البتہ ابھی اللہ نے تمھاری ذمے داری کا بوجھ ہلکا کیا اور اس نے جان لیا کہ ابھی تم میں کمی ہے، چناں چہ اگر تم میں سے سو

صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

صابر ہوں تو وہ دو سو پر اور ہزار ہوں تو دو ہزار پر اللہ کی مرضی سے غالب ہو جائیں گے، اور اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو صبر والے ہیں ○

اے نبی! غلبہ دین کے اپنے مشن کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لیے اہلِ ایمان کو دشمنانِ دین کے خلاف جنگ پر اُبھارو۔ اگر تم میں بیس آدمی صابر وثابت قدم ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تمھارے سو ہوں تو ہزار منکرینِ حق پر غالب ہوں گے کیوں کہ میدانِ جنگ میں زندگی کی بازی کھیلنے کے لیے جو لوگ تمھارے مقابل ہیں وہ، مقصدِ زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔ البتہ ابھی اللہ نے تمھاری ذمے داری کا بوجھ ہلکا کیا ہوا ہے اور اس نے جان لیا کہ ابھی تمھاری جمیعت کی مطلوبہ تربیت میں کمی ہے، چناں چہ اگر تم میں سے سو ایمان والے، صابر وثابت قدم ہوں تو وہ دو سو پر اور ہزار ہوں تو دو ہزار پر اللہ کی مرضی سے غالب ہو جائیں گے، اور اللہ اُن ایمان لانے والے لوگوں کے ساتھ ہے جو صبر والے ہیں۔

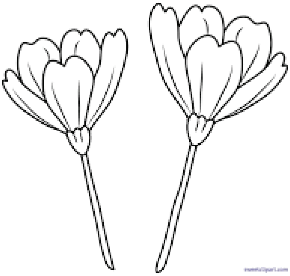

مالِ غنیمت اور قیدیوں سے فدیہ لینے کی گنجایش

جیسا کہ اگلی آیہ مبارکہ سے یہ واضح ہورہا ہے کہ دشمن کے مکمل استیصال سے قبل قیدیوں کو پکڑنا یا اُنھیں فدیہ لے کر چھوڑنے کے مقابلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ پسند تھا کہ اُن کو قتل کردیا جاتا، علیؓ اور عمرؓ کی یہی رائے تھی۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ۹۶

کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ زمین میں اچھی طرح خوں ریزی نہ کرچکا ہو [دشمنوں کو اچھی طرح کُچل نہ چکا ہو] اور اُس کے پاس قیدی ہوں۔ تم دُنیا کا مال چاہتے ہو؟ اللہ کے پیشِ نظر تو آخرت ہے، اور اللہ غالب اور حکیم ہے ○ اگر اللہ کے نوشتہ میں پہلے ہی [ایک مشروط اجازت] نہ ثبت کی جاچکی ہوتی تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کے باعث تم کو بڑی سزا دی جاتی ○ پس استعمال کرو جو کچھ تم نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہے کہ وہ حلال اور پاک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ در گزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے ○ ۹۶

کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اہلِ باطل کے ساتھ جنگ کے دوران جب کفار پسپا ہورہے ہوں اور صورتِ حال یہ ہو کہ وہ ابھی زمین میں اچھی خوں ریزی نہ کرچکا ہو [دشمنوں کو اچھی طرح کُچل نہ چکا ہو] اُس کی فوج گرفتاریاں شروع کردے تاکہ اُس کے پاس قیدی ہوں۔ لوگو! کیا تم دُنیا کا مال چاہتے ہو؟ حالانکہ اللہ کے پیشِ نظر تو آخرت ہے، اور اللہ غالب اور حکیم ہے۔ اگر نبی آخر ﷺ کے لیے جنگ میں غنیمت کے حلال ہونے اور قیدیوں کو فدیے میں چھوڑنے کی اجازت اللہ کے نوشتہ میں پہلے ہی نہ ثبت کی جاچکی ہوتی تو جو کچھ تم لوگوں نے قیدیوں سے اُن کی آزادی کے لیے فدیے میں لیا ہے اس کے باعث تم کو بڑی سزا دی جاتی۔ پس استعمال کرو جو کچھ تم نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہے کہ وہ حلال اور پاک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ در گزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے ۹۶

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَ اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

اے نبیؐ، تمھارے قبضے میں جو قیدی ہیں ان کو بتاؤ کہ اگر اللہ تمھارے دلوں میں نیک نیتی پائے گا تو وہ تمھیں اُس سے بہتر عطا کر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تم کو معاف کر دے گا، اور وہ در گزر کرنے والا اور مہربان ہے ○ لیکن اگر وہ تمھارے ساتھ خیانت کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس سے پہلے اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں، جس کے خمیازے میں اللہ نے انھیں یہ سزا دی ہے کہ آج وہ تمھارے قابو میں ہیں، اور اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے ○

اے نبیؐ، تمھارے قبضے میں جو قیدی ہیں ان کو بتاؤ کہ اگر اللہ تمھارے دلوں میں اپنی سابقہ روش پر پشیمانی اور آزادی کے بعد آیندہ کے لیے نیک نیتی پائے گا تو وہ تمھیں اُس سے کہیں زیادہ اور بہتر عطا کر دے گا جو تم سے قید سے آزاد کرانے کے لیے بطور فدیہ لیا گیا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اہلِ ایمان کے خلاف تمھاری ساری سرگرمیوں اور دیگر گناہوں کو معاف کر دے گا، اللہ اپنے پلٹ آنے والے بندوں سے بہت در گزر کرنے والا اور مہربان ہے۔ لیکن اے نبیؐ، اگر وہ تمھارے ساتھ اِس برتی جانے والی نرمی اور دی جانے والی آزادی کے باوجود آیندہ زندگی میں بدنیتی اور خیانت کی روش کا ارادہ رکھتے ہیں تو اِن ناہنجاروں سے کیا بعید وہ تو اِس سے پہلے زمین و آسمان کے مالک اپنے خالق؛ اللہ تک کے ساتھ بے وفائی اور خیانت کر چکے ہیں، جس کے خمیازے میں اللہ نے انھیں یہ سزا دی ہے کہ آج وہ تمھارے قابو میں ہیں، اور اللہ لوگوں کے اعمال سے لے کر اُن کے پیچھے کارفرما نیتوں سمیت سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

اسلامی سلطنت سے باہر مقیم مسلمانوں سے رشتہ ولایت

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا پھر ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مال کو لگا کر جہاد کیا، اور جن

الَّذِيۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓـئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ يُهَاجِرُوۡا مَا لَـكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا‌ ۚ وَ اِنِ اسۡتَـنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَ بَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ‌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ‏ ﴿۷۲﴾

لوگوں نے ہجرت کرنے والوں کو پناہ دی اور مدد کی، وہی تمام لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ رہے وہ لوگ جنھوں نے اسلام تو قبول کیا مگر ہجرت نہیں کی تو ان سے اُس وقت تک، جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آجائیں تمھارا اُن کی ولایت کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد کے طالب ہوں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمھارا عہد و پیمان ہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھ رہا ہے ○

اے محمدؐ، جب آپ نے کارِ نبوت کا آغاز کیا تو جن لوگوں نے آپ کی دعوت پر ایمان قبول کیا پھر اپنے وطن کو چھوڑ کر دار الاسلام کی جانب ہجرت کی [یعنی مہاجرین] اور اسلام اور اسلامی سلطنت کے تحفظ و بقا کے لیے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مال کو لگا کر جہاد کیا، اور جن لوگوں نے ہجرت کر کے آنے والوں کو اپنے شہر اور گھروں میں پناہ دی اور اُن کی مدد کی [یعنی انصار]، وہی تمام لوگ ایک دوسرے کے حقیقی حامی و ناصر اور قانونی ولی ہیں۔ رہے وہ لوگ جنھوں نے اسلام تو قبول کیا مگر دار الاسلام میں ہجرت نہیں کی تو ان سے اُس وقت تک، جب تک کہ وہ ہجرت کر کے نہ آجائیں تمھارا قانوناً اُن کی ولایت کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد کے طالب یا مستحق ہوں تو ان کی مدد کرنا اور اُن پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اُٹھانا تم پر فرض ہے، لیکن کسی ایسی قوم کے خلاف معاہدے کی خلاف ورزی پر مبنی عملی اقدام ہر گز جائز نہیں جس سے تمھارا عہد و پیمان ہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔

مواخاۃ میں قرار دیے گئے بھائی وراثت میں شریک نہیں ہیں

جنگ کے بعد شہدا کی وراثت کا مسئلہ سامنے در پیش ہے، اور آنے والے دنوں میں اموات کے مواقع پر یہ پیش آنا ہے۔ مواخاۃ کے نظام سے یہ غلط فہمی پیدا ہو رہی تھی کہ کیا مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟ وضاحت کر دی گئی کہ وراثت صرف خونی رشتوں کی بنیاد پر ہے۔ مواخاۃ ایک نظریاتی رشتہ تھا مہاجرین اور انصار کو اور انصار کے دونوں قبیلوں کو آپس میں جوڑنے کے لیے، کسی بھی معاشرتی قانون کو متاثر کیے بغیر۔

وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ تَكُنۡ فِتۡنَةٌ فِى الۡاَرۡضِ وَ فَسَادٌ كَبِيۡرٌ ﴿۷۳﴾ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ هَاجَرُوۡا وَ جٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۴﴾ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ هَاجَرُوۡا وَ جٰهَدُوۡا مَعَكُمۡ فَاُولٰٓـئِكَ مِنۡكُمۡ ؕ وَ اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
۱۰۶ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۷۵﴾

جن لوگوں نے کفر کیا وہ سب ایک دوسرے کے حامی ومددگار بنے ہیں۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا○ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت اور جدوجہد کی اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی حقیقی مومن ہیں۔ ان کی خطاؤں کی بخشش ہے اور بہترین رزق ہے○ اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمھارے ساتھ مل کر جدوجہد میں شریک ہو گئے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں، مگر اللہ کی کتاب میں رحم کارشتہ رکھنے والے ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، یقیناً اللہ ہر چیز کو جانتا ہے○ ۱۰۶

وہ قریشِ مکہ ہوں یا یہود اور منافقینِ مدینہ، جن تمام لوگوں نے دعوتِ ایمان واسلام کے مقابلے میں کفر [انکار ومخالفت] کی روش اختیار کی وہ سب ایک دوسرے کے حامی ومددگار بنے ہیں۔ پس اُن کے مقابلے میں اگر تم اے ایمان والو آپس میں مودت ومحبت کے ساتھ حمایت ونصرت کا نمونہ نہ بنو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کرتے ہوئے گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی حقیقی مومن ہیں۔ ان کی کوتاہیوں، گناہوں اور خطاؤں کی بخشش ہے اور دنیا اور آخرت میں بہترین معیشت اور فراوانیِ رزق کا اللہ کی جانب سے پکا وعدہ ہے۔ اور جو لوگ اے محمدؐ تمھارے دارالاسلام میں آنے کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کر کے تم سے آملے اور تمھارے ساتھ مل کر اسلام کے فروغ اور اسلامی سلطنت کے تحفظ وبقا کی جاری جنگ وجدوجہد میں شریک ہو گئے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں، مگر اللہ کی کتاب میں رحم اور خون کا رشتہ رکھنے والے لوگ وراثت اور دیگر معاشرتی وقانونی معاملات میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، یقیناً اللہ اس کشمکش کے دائرے میں کفار اور اہلِ ایمان، دونوں فریقوں کی ظاہری وباطنی ہر چیز کو جانتا ہے۔ ۱۰۶

☆☆☆☆☆